Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۹۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم بدھ

قیمت ۳۰ پیسے

جلد ۶۶ / ۳۱	۱۳ رجادی الثانی ۱۳۹۷ھ ، یکم احسان ۱۳۵۶ ہش ، یکم جون ۱۹۷۷ء	نمبر ۱۲۰

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جو شخص جلد بازی سے کام لیتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے خدا اس کی پرواہ نہیں کرتا

اِنسان کو چاہیئے کہ صبر اور صدق کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ تلاش کرے اور گھبرائے نہیں

"اگر کوئی یہاں آتا ہے اِس لئے کہ شعبدہ بازی دیکھے اور پھونک مار کر ولی بنا دیا جاوے تو ہم صاف کہتے ہیں کہ ہم پھونک مار کر ولی نہیں بناتے۔ جو شخص جلد بازی سے کام لیتا ہے وہ خدا تعالیٰ کو آزماتا ہے۔ خدا اس کی پرواہ نہیں کرتا تو مجھے اس کی کیا پرواہ۔ اتنا ہی نہیں سمجھ لینا چاہیئے کہ خدا غفور و رحیم ہے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ماننا چاہیئے کہ وہ غنی بھی ہے۔ اگر ساری دُنیا اتقٰی قلب لے کر آوے تو اس کی الوہیّت کی شان ایک ذرّہ بھر بھی بڑھ نہ جاوے گی اور اگر اتقٰی نہ ہو تو اس سے کچھ کم نہ ہوگا۔ اِس لئے طالبِ صادق کا پہلا کام یہ ہونا چاہیئے کہ وہ یہ سمجھ لے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات غنی و بے نیاز ہے اس کو حاجت اِس امر کی نہیں کہ مَیں اس کی طرف رجوع کروں اور اس کے آستانۂ الوہیّت پر گروں۔ جب انسان یہ سمجھ لیتا ہے کہ خدا کو میری حاجت نہیں مجھے خدا کی حاجت ہے تو اس میں ایک طلب صادق کا جوش پیدا ہوتا ہے اور وہ خدا کی طرف رجوع کرنے لگتا ہے۔ پس اگر کوئی میرے پاس آتا ہے تو اُسے بھی سمجھ لینا چاہیئے کہ میرا کام تو صرف پہنچا دینا ہے منوا دینا میرا کام نہیں۔ اگر کوئی اپنی بھلائی اور بہتری چاہتا ہے اور سمجھتا ہے کہ مَیں نے ایک دن مرنا ہے اور خدا تعالیٰ کے حضور جانا ہے تو اس کا فرض ہونا چاہیئے کہ صبر اور صدق کے ساتھ اس راہ کو تلاش کرے اور گھبرائے اور تھکے نہیں۔"

(الحکم ۳۱ رمئی ۱۹۰۴ء)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ یکم احسان۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

ابھی ضعف کی تکلیف ہے

احبابِ جماعت بالالتزام دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے، ہمیشہ اپنی حفاظتِ خاص میں رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

عزیزہ فوزیہ اکبر بنت چوہدری محمد اکبر صاحب کا نکاح خاکسار نے عزیزی محمد اکرم یوسف صاحب ابن محمد یوسف خان صاحب سے مبلغ دس ہزار روپیہ مہر پر بر مکان چوہدری محمد اکبر صاحب مورخہ ۲۰ رمئی ۱۹۷۷ء کو پڑھا۔ ہر دو میرے نسبتی بہن بھائی کے بچے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس رشتہ کو ہر طرح بابرکت کرے۔ آمین

خاکسار عبدالمالک خان
ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ

میری بھانجی عزیزہ نامرہ ہما صاحبہ بنت مکرم قریشی عبدالمنان صاحب آف کمیڈ مانٹریال کینیڈا کا نکاح عزیزم مکرم مرزا صلاح الدین صاحب ابن محترم گیانی واحد حسین صاحب مرحوم کے ساتھ بعوض پانچ ہزار ڈالر حق مہر مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر نے مکرم قریشی عبدالمنان صاحب کے گھر پر ۲۲ اپریل ۱۹۷۷ء کو بعد نماز جمعہ پڑھا۔ رخصتی کے موقع پر مکرم قریشی عبدالمنان صاحب نے مقامی جماعت کے احباب کے علاوہ غیر از جماعت اور غیر مسلم کنیڈین فیملیز کو بھی مدعو کیا۔

احباب سے درخواست ہے کہ دعا فرماویں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو اور اسلام و احمدیت کی ترقی کا باعث ہو۔

محمد شریف خان
پروفیسر گورنمنٹ تعلیم الاسلام کالج ربوہ

میرے ابّا جان سردار مصباح الدین صاحب کا خدا تعالیٰ کے فضل سے اپریشن کامیاب رہا ہے۔

احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

(سردار عبدالقادر چنیوٹ)

پبلشر: مسعود احمد ٭ پرنٹر: سید عبدالحی ٭ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ٭ مقامِ اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
یکم احسان ۱۳۵۶ ہش
یکم جون ۱۹۷۷ء

باہمی اخوت کی حفاظت کرنے والا خلق

اللہ تعالیٰ نے مومنوں کو اپنی ایک عظیم الشان نعمت اور احسان یاد دلا کر اُس پر شکر بجا لانے کا حکم دیا ہے اور پھر تاکید فرمائی ہے کہ وہ محض زبان سے ہی شکر کرنے والے نہ بنیں بلکہ اپنے اعمال سے اس امر کا ثبوت فراہم کریں کہ وہ احسانِ خداوندی کے تحت ایسی عظیم الشان نعمت عطا ہونے پر فی الحقیقت صحیح معنوں میں اپنے رب کے شکر گزار ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس عظیم الشان نعمت اور اس پر حقیقی شکر گزاری کی اہمیت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:-

"وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا وَاذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ کُنْتُمْ اَعْدَآءً فَاَلَّفَ بَیْنَ قُلُوْبِکُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِہٖٓ اِخْوَانًا وَکُنْتُمْ عَلٰی شَفَا حُفْرَۃٍ مِّنَ النَّارِ فَاَنْقَذَکُمْ مِّنْہَا کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَھْتَدُوْنَ ۝" (آل عمران آیت ۱۰۴)

ترجمہ: اور تم سب (کے سب) اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور پراگندہ مت ہو اور اللہ کا احسان جو (اس نے) تم پر (کیا) ہے یاد کرو کہ جب تم (ایک دوسرے کے) دشمن تھے اس نے تمہارے دلوں میں الفت پیدا کر دی جس کے نتیجہ میں تم اس کے احسان سے بھائی بھائی بن گئے۔ اور تم آگ کے ایک گڑھے کے کنارے پر تھے مگر اس نے تمہیں اس سے بچا لیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمہارے لئے اپنی آیات کو بیان کرتا ہے تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

اس آیہ کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کے درمیان اخوت کے قیام کو اپنی ایک عظیم الشان نعمت قرار دیا ہے اور ایسی عظیم الشان نعمت عطا ہونے پر عملی شکر گزاری کا طریق یہ بتایا ہے کہ وہ اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور پراگندہ نہ ہوں یعنی اپنے درمیان تشتت و افتراق کو ہرگز ہرگز راہ نہ پانے دیں۔ تشتت و افتراق سے بچنے پر اتنا زور دینے کی وجہ ظاہر ہو رہی ہے اور وہ یہی ہے کہ اگر وہ تشتت و افتراق سے نہیں بچیں گے اور پہلے ہی کی طرح پراگندہ ہو جائیں گے تو وہ ایک دفعہ پھر آگ کے گڑھے کے کنارہ پر جا کھڑے ہوں گے اور انجام اس کا یہی ہو گا کہ وہ افتراق کی آگ میں بھسم ہو کر رہ جائیں۔ ایمان لانے سے قبل ان کی یہی حالت تھی یعنی وہ ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے تھے اور ایک دوسرے کو ہلاک اور تباہ و برباد کرنے کی خاطر گھات لگائے بیٹھے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر احسان کیا جو انہیں ایمان کی دولت عطا کی اور اس کے زیر اثر ان کے دلوں میں الفت پیدا کر کے انہیں بھائی بھائی بنا دیا۔ اب اگر وہ اللہ تعالیٰ کے اس احسان کی ناشکری کرتے ہوئے پھر پراگندگی اختیار کریں گے تو وہ تباہی و بربادی کو خود دعوت دیں گے۔

اللہ تعالیٰ نے انہیں دوبارہ پراگندہ ہونے اور اس کے نتیجہ میں رونما ہونے والی تباہی سے بچانے کے لئے انہیں اپنے اندر ایک عظیم خلق پیدا کرنے کا حکم دیا اور وہ ہے صلحکاری۔ چنانچہ فرمایا:-

"اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ فَاَصْلِحُوْا بَیْنَ اَخَوَیْکُمْ وَاتَّقُوا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ ۝" (الحجرات آیت ۱۱)

ترجمہ: مومنوں کا رشتہ آپس میں بھائی بھائی کا ہے پس تم اپنے دو بھائیوں کے درمیان جو آپس میں لڑتے اور جھگڑتے ہوں باہم صلح کرا دیا کرو اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اسی طرح ایک اور جگہ باہم صلحکاری سے کام لینے کی تلقین کرتے ہوئے مزید فرمایا:-

"فَاتَّقُوا اللّٰہَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَیْنِکُمْ وَاَطِیْعُوا اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗٓ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ ۝" (الانفال آیت ۲)

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو اور آپس میں صلحکاری اختیار کرو اور اگر تم مومن ہو تو اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کو لازم پکڑو۔

صلحکاری پر زور دینے کی وجہ یہی ہے کہ باہمی اختلاف اور لڑائی جھگڑے کو طول دینے سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ باہمی الفت اور اخوت کو شدید نقصان پہنچتا ہے۔ حتیٰ کہ وہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے آپس میں بھائی بھائی بنایا ہے باہمی جھگڑے اور اختلاف کے شدت اختیار کرنے کے نتیجہ میں ایک دوسرے کے دشمن اور خون کے پیاسے بن جاتے ہیں وہ باہم مل بیٹھنے اور جذبۂ اخوت کے ماتحت ایک دوسرے کی بھلائی اور خیر خواہی چاہنے کی بجائے ہر قسم کے اخلاق سے عاری ہو کر ایک دوسرے کو برا بھلا کہنے کے علاوہ ایک دوسرے کا گلا کاٹنے سے بھی دریغ نہیں کرتے اور پھر رفتہ رفتہ تشتت و افتراق کی ایسی ہوا چلتی ہے کہ اللہ کی رسی جسے مضبوطی سے پکڑنے کا حکم ہے ہاتھ سے چھوٹ جاتی ہے اور ایسی پراگندگی رونما ہوتی ہے کہ پوری کی پوری قوم تباہی کے کنارے جا لگتی ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اے مومنو! جب بھی اختلاف یا انشقاق کی کوئی صورت پیدا ہو تو فوراً صلحکاری کی کوششوں میں لگ جاؤ اور یاد رکھو کہ اَلصُّلْحُ خَیْرٌ (النساء ۱۲۹) یعنی صلح میں ہی خیر ہے۔ اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ ضد ہٹ دھرمی اور انشقاق میں بجز تباہی کے اور کچھ نہیں ہوتا۔

الغرض صلحکاری ایسا خلق ہے جس کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ باہمی الفت اور جذبۂ اخوت کی حفاظت ہوتی ہے اور مومنوں کے درمیان اتحاد و ائتلاف کی کیفیت ترقی کرتی ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں باہم صلح کرانے اور صلحکاری سے کام لینے کی بہت شدومد کے ساتھ بار بار تاکید کی ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اس بارہ میں قرآنی تعلیم کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:-

"لوگوں کو وہ باتیں کہو جو واقعی طور پر نیک ہوں۔ ایک قوم دوسری قوم سے ٹھٹھا نہ کرے ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا ہے وہی اچھے ہوں۔ بعض عورتیں بعض اور عورتوں سے ٹھٹھا نہ کریں۔ ہو سکتا ہے کہ جن سے ٹھٹھا کیا گیا وہی اچھی ہوں اور عیب مت لگاؤ۔ اپنے لوگوں کے برے برے نام مت رکھو۔ بدگمانی کی باتیں مت کرو اور نہ عیبوں کو کرید کرید کر پوچھو۔ ایک دوسرے کا گلہ مت کرو۔ کسی کی نسبت وہ بہتان یا الزام مت لگاؤ جس کا تمہارے پاس کوئی ثبوت نہیں اور یاد رکھو کہ ہر ایک عضو سے مواخذہ ہو گا اور کان، آنکھ، دل ہر ایک سے پوچھا جائے گا۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی)

○

عشق ہی کامگار گزرا ہے

حضرت مولانا ابوالعطاءؓ کی اچانک وفات پر:

دشتِ ہستی کے رہگزاروں سے
کون سا شہسوار گزرا ہے

فقط اُٹھتا غبار ہے باقی
تیز کیا راہوار گزرا ہے

منزلیں طے ہوئیں محبت کی
عشق ہی کامگار گزرا ہے

سرِ تسلیم خم کئے ہی رہا
کیسا طاعت شعار گزرا ہے

ہم گئے کوئے یار میں اک بار
دل مگر بار بار گزرا ہے

حسن در آیا بوئے گل کی طرح
عشق مستانہ وار گزرا ہے

کس شہیدِ وفا کی بستی ہے؟
ہر کوئی اشکبار گزرا ہے

جسم زار و نزار لب خنداں
کیا ہی اہلِ وقار گزرا ہے

عشق و مستی کا خالدِ جانباز
رزم میں کامگار گزرا ہے

نصیر احمد خان ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایمان لانے کے بعد صالح اعمال بجالانے کی اہمیت

(مکرم نذیر احمد صاحب خادم، گوٹھ مولوی عبدالسلام عمر ڈاکخانہ لاکھا روڈ ضلع نواب شاہ)

کسی شخص کو اللہ تعالیٰ اور اُس کے سب رسولوں، اُس کے فرشتوں، اُس کی کتابوں، قیامت کے دن اور تقدیر خیر و شر پر ایمان لانے کی سعادت کا حاصل ہو جانا اور نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں داخل ہونے کا شرف مل جانا اور توحید خالص کا عرفان عطا ہو جانا بلاشبہ ربّ رحمان و منان کا عظیم فضل و احسان ہے لیکن صرف زبان سے کسی چیز کا اقرار کر لینا اور دل سے اُس کی سچائی پر یقین کر لینا ہی کافی نہیں جب تک اُس چیز پر عمل نہ کیا جائے اور اُس کے تمام تقاضوں کو پورا نہ کیا جائے اُس وقت تک محض ایمان کا دعویٰ اور اعتراف و اقرار کا اعلان بالکل عبث اور بیکار ہو کر رہ جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں سوائے چند ایک مقامات کے باقی ہر جگہ جہاں بھی اللہ تعالےٰ نے ایمان لانے کا ذکر فرمایا ہے وہاں ساتھ ہی صالح اعمال بجالانے پر بھی زور دیا ہے اور ایمان و اعمال کو لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ مثال کے طور پر مندرجہ ذیل قرآنی آیات ملاحظہ فرمائیے:۔

(۱) قرآن کریم کی سب سے پہلی سورۃ (فاتحہ) میں ایک صاحبِ ایمان اللہ تعالےٰ کی حمد و ثناء کرتے ہوئے اُس کے "رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ" "اَلرَّحْمٰنِ" "اَلرَّحِيْمِ" اور "مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ" ہونے پر اپنے ایمان کا اعلان کرتا ہے تو ساتھ ہی اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ("اے ہمارے رب ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں") کی دعا کرتے ہوئے اپنے معبود و مقصود اور محبوب و مطلوبِ حقیقی سے یہ التجا بھی کرتا ہے کہ الٰہی! ہم تجھ پر اور تیری کامل صفات پر ایمان تو لے آئے ہیں لیکن اُن صفات کے تقاضوں اور تیری کامل اطاعت و عبادت کے طریقوں پر چلنے اور اپنے اعمال کو تیری صفات کے رنگ میں رنگین کر کے "تَخَلَّقُوْا بِاَخْلَاقِ اللّٰهِ" کا نمونہ بننے کے لئے ہمیں تیری مدد و نصرت اور تیرے فضل کی ضرورت ہے اس لئے اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ (ہمارے پیارے ربّ! ہمیں اپنی صفات کی وہ حقیقی معرفت عطا فرما اور اپنی عبادت کا وہ سیدھا راستہ اور مقبول طریق سکھا اور اس پر قائم رہتے ہوئے منزلِ مقصود تک پہنچا کہ جس کے بغیر تیری پاک ذات اور کامل صفات پر خالی اور رسمی ایمان لا کر ہم تیرے اُن بندوں میں شامل نہیں ہو سکتے جو تیرے حضور انعام یافتہ اور بامراد و فلاح یاب قرار پا کر دونوں جہانوں کی نجات و خوشحالی سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

پس شروع قرآن میں ہی اللہ تعالےٰ نے ایمان کے ساتھ ساتھ صالح (مناسبِ حال و مقبولِ بارگاہِ الٰہی) اعمال بجالانے کی اہمیت و افادیت واضح فرمادی ہے۔

(۲) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَيْهَا ؕ (حٰمٓ السجدہ ع۶)

"جو شخص ایمان کے مطابق عمل کرے تو اس کا فائدہ اسی کی اپنی جان کو پہنچتا ہے اور جو بد اعمالی کرے اُس کا عذاب بھی اُسی پر نازل ہوتا ہے"

(۳) وَاَمَّا مَنْ اٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهٗ جَزَآءَ ۨالْحُسْنٰى (الکہف ع۱۱)

"اور جو ایمان لائے گا اور نیک (اور مناسبِ حال) عمل کرے گا اس کے لئے (خدا کے ہاں اس کے اعمال کے بدلہ میں) اچھا انجام (مقدر) ہے"

(۴) وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ (البقرہ ع۳)

"اور تُو اُن لوگوں کو جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں خوشخبری دے کہ اُن کے لئے (ایسے) باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں"

(۵) وَلِكُلٍّ دَرَجٰتٌ مِّمَّا عَمِلُوْا ؕ وَمَا رَبُّكَ بِغَافِلٍ عَمَّا يَعْمَلُوْنَ ۝ (الانعام آیت ۱۳۳)

"اور ہر شخص (یا قوم) کے لئے اس کے اعمال کے مطابق درجات مقرر ہیں۔ اور تیرا رب اُس سے غافل نہیں جو وہ کرتے ہیں"

(۶) اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اِنَّا لَا نُضِيْعُ اَجْرَ مَنْ اَحْسَنَ عَمَلًا ۝ (الکہف ع۴)

"یقیناً اُن لوگوں کے لئے جو ایمان لائے ہیں اور انہوں نے نیک (اور مناسبِ حال) عمل کئے ہیں وہ یقیناً بڑے اجر پائیں گے جنہوں نے اچھے کام کئے ہوں، ہم ان کا اجر ہرگز ضائع نہیں کرتے"

(۷) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَعَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ (حٰمٓ السجدہ ع۵)

"اور اس سے زیادہ اچھی بات کس کی ہوگی جو کہ اللہ کی طرف لوگوں کو بلاتا ہے اور اپنے ایمان کے مطابق عمل کرتا ہے اور کہتا ہے میں تو فرمانبرداروں میں سے ہوں"

(۸) وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ عَظِيْمٌ ۝ (المائدہ ع۲)

"جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں ان سے اللہ نے وعدہ کیا ہے کہ ان کے لئے بخشش اور (بہت) بڑا اجر (مقدر) ہے"

(۹) وَيَسْتَجِيْبُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَيَزِيْدُهُمْ مِّنْ فَضْلِهٖ ؕ (الشوریٰ ع۳)

"اور (اللہ) مومنوں اور ایمان کے مطابق عمل کرنے والوں کی دعاؤں کو قبول کرتا ہے اور اپنے فضل سے (جتنے بدلے کے وہ مستحق ہوتے ہیں اُس سے بھی) زیادہ اُن کو دیتا ہے"

(۱۰) مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل ع۱۳)

"جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کریگا مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاکیزہ زندگی عطا کریں گے اور ہم اُن (تمام لوگوں) کو اُن کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمالِ صالحہ کا) بدلہ دیں گے"

ان تمام آیات پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے بھی یہ حقیقت روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ صرف زبان سے اسلام و ایمان کا اقرار کر لینا اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھ لینا کافی نہیں اور نہ ہی اس سے کوئی شخص خدا کے ہاں کسی اجر و ثواب کا مستحق ہو سکتا ہے بلکہ ایمان لانے کے بعد ایمان کے تمام تقاضوں کو پورا کرنا اور خدا و رسولؐ کے تمام احکام کی تعمیل کرنا ہی انسان کو رضائے الٰہی کا حقدار بناتا ہے۔ ایک مسلمان کو ایمان لانے کے بعد حقوق اللہ (نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ) اور حقوق العباد کی کما حقہٗ ادائیگی ہی عند اللہ ماجور بناتی ہے۔ قرآن کریم نے صاحبِ عزت اور صاحبِ قدر و منزلت اُسی انسان کو قرار دیا ہے جو تقویٰ شعار ہے۔ جیسا کہ فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ (حجرات)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نہ تو تمہارے مالوں کو دیکھتا ہے اور نہ ہی تمہاری شکل و صورت کو دیکھتا ہے بلکہ اُس کی نظر تمہارے دلوں پر ہے (کہ اُن میں کس قدر خلوص، جذبۂ اطاعت اور اللہ کی محبت موجزن ہے) حضرت ابوہریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

"یقیناً قیامت کے دن متقی لوگ ہی میرے دوست ہونگے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواہ میرے قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہوں۔ لوگ میرے پاس اعمال لیکر نہیں آتے بلکہ کندھوں پر دنیا اُٹھائے ہوئے آتے ہیں ۔ ۔ ۔ ۔ اور میں اس امر سے اعراض کرتا ہوں۔" (ادب المفرد)

حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے خاتونِ جنت اپنی لختِ جگر اور نورِ نظر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے بھی واشگاف الفاظ میں فرما دیا تھا کہ بیٹی! اس بات پر فخر نہ کرنا کہ تیرا باپ خدا کا رسول ہے قیامت کے دن تمہارے اعمال ہی تمہارے کام آئیں گے۔

امامِ زمان سیدنا حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"مسلمان بننا آسان نہیں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور اسلام کا نمونہ جب تک اپنے اندر پیدا نہ کرو مطمئن نہ ہو۔ یہ صرف چھلکا ہی چھلکا ہے اگر بدوں اتباع مسلمان کہلاتے ہو۔ نام اور چھلکے پر خوش ہو جانا دانشمند کا کام نہیں ہے کسی یہودی کو ایک مسلمان نے کہا تو مسلمان ہو جا اُس نے کہا تو صرف نام ہی پر خوش نہ ہو جا میں نے اپنے لڑکے کا نام "خالد" رکھا تھا اور شام سے پہلے ہی اُسے دفن کر آیا۔ پس حقیقت کو طلب کرو نرے ناموں پر راضی نہ ہو جاؤ۔ کس قدر شرم کی بات ہے کہ انسان عظیم الشان نبی کا اُمتی کہلا کر کافروں کی سی زندگی بسر کرے۔ تم اپنی زندگی میں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نمونہ دکھاؤ۔ وہی حالت پیدا کرو اور دیکھو اگر وہی حالت نہیں ہے تو تم طاغوت کے پیرو ہو۔ غرض یہ بات اب بخوبی سمجھ میں آ سکتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہونا انسان کی زندگی کی غرض و غایت ہونی چاہیئے کیونکہ جب تک اللہ تعالیٰ کا محبوب نہ ہو اور خدا کی محبت نہ ملے کامیابی کی زندگی بسر نہیں کر سکتا اور یہ امر پیدا نہیں ہوتا جب تک رسول اللہ کی سچی اطاعت اور متابعت نہ کرو اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے عمل سے دکھایا ہے کہ اسلام کیا ہے؟ پس تم وہ اسلام اپنے اندر پیدا کرو تا کہ تم خدا کے محبوب بندے بنو۔" (الحکم ۲۴ جنوری ۱۹۰۱ء)

محترم جناب خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کا مختصر ذکرِ خیر

(از حضرت مولانا ابو العطاء صاحبؓ فاضل مرحوم)

برادرم محترم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کشمیر کے ایک غیور احمدی تھے جو ۵ اپریل کو ربوہ میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

مرحوم کا اصل وطن آسنور علاقہ شوپیاں سرینگر تھا۔ ان کے والد بزرگوار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پرانے صحابہ میں سے تھے۔ ان کے سارے خاندان میں احمدیت نہایت رچی بسی ہوئی تھی۔ خواجہ عبدالرحمان صاحب ڈار مرحوم اور خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار خاص طور پر اپنے علاقہ میں مشہور اور فیاض احمدی تھے۔ مجھے تبلیغی زندگی میں کئی دفعہ کشمیر کا سفر کرنے کا موقعہ ملا اور بعض دفعہ کئی کئی ماہ میں نے کشمیر میں گزارے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس علاقہ میں نہایت مخلص جماعتیں ہیں اور آسنور کی جماعت ایک مرکزی جماعت کی حیثیت رکھتی ہے۔ ارد گرد کے بعض گاؤں میں بھی اہم جماعتوں کے ہونے کی وجہ سے آسنور کو خاص شرف حاصل ہے اور آسنور کی جماعت اپنی جگہ پر خود ایک نہایت اہم جماعت ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ڈار خاندان کی مالی حیثیت بھی نہایت اچھی تھی اور اُن کا ذاتی اثر و رسوخ بھی علاقہ بھر میں تھا۔ آسنور کے ارد گرد بعض غیر مُسلم جائیدادوں والے آباد تھے۔ ڈار خاندان کے اخلاق کی وجہ سے اُنکے تعلقات بھی ان سے اچھے تھے۔

کشمیر جانے والے احمدی بزرگ اور دوست آسنور پہنچنے کی ضرور کوشش کرتے ہیں کیونکہ یہ جماعت ہائے کشمیر کی مرکزی جماعت ہے۔ اس جگہ جماعتِ احمدیہ کا سالانہ جلسہ بھی ہوا کرتا ہے۔ مجھے بھی ان جلسوں میں حاضر ہونے کا موقعہ ملتا رہا ہے۔ مقامی جماعت کشمیری انداز میں اچھے رنگ میں مہمان نوازی کرتی تھی۔ وہاں کی آب و ہوا پانی کے چشموں کی وجہ سے جن کی نالیاں گلیوں میں بھی بہتی ہیں بہت خوشگوار تھی۔ خواجہ عبدالعزیز صاحب مرحوم کا مکان اصل گاؤں سے ذرا فاصلہ پر ایک پہاڑی پر تھا جس سے چاروں اطراف کا منظر بخوبی نظر آتا تھا۔ ان کے مکان کے ارد گرد امری سیبوں کے باغات تھے۔ جن دنوں ہم لوگ جایا کرتے تھے بالعموم وہ سیبوں کا موسم ہوتا تھا۔ ہمارے ہی علاقہ میں امری سیب بکثرت پائے جاتے ہیں۔

مرحوم خواجہ عبدالعزیز صاحب کی یہ عادت تھی کہ مرکز سے آنے والے دوستوں، بزرگوں اور مبلغین کی اپنے مکان پر ضرور دعوت کرتے تھے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے انہیں مالی فراخی عطا فرمائی تھی اور دل بھی بہت وسیع دیا تھا اس لئے ایسے مواقع پر وہ مہمانوں کی مہمان نوازی کرنے میں بڑی خوشی محسوس کرتے تھے۔ میرے ساتھ ایک دفعہ اہل و عیال بھی کشمیر گئے تھے تو خواجہ صاحب مرحوم نے شاندار دعوت کی تھی جو اَب تک یاد ہے۔ ہمارا قیام خواجہ عبدالرحمان صاحب مرحوم کے مکان پر تھا لیکن سیر و تفریح کے لئے ہم خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کے اونچے باغ میں بھی جایا کرتے تھے۔

آسنور کے قریب اَہربل نامی نہایت خوشنما آبشار ہے، موسم گرما میں وہ ایک بہترین سیرگاہ ہے احباب آسنور کے اصرار پر ہمیں کئی دفعہ اس آبشار پر جانے اور وہاں سارا دن گزارنے کا موقع ملتا رہا۔ اَہربل سے اُوپر پہاڑیوں میں گھری ہوئی ایک نہایت خوبصورت جھیل کوثر ناگ کے نام سے مشہور ہے۔ وہاں کی سَیر کا جب پروگرام بنایا گیا تو اس کے لئے جمعہ کا دن مقرر کیا گیا۔ اُس جھیل کے متعلق یہ مشہور ہے کہ اس جگہ تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد ضرور بارش ہوتی ہے اور بہت کم لوگ ایسے ہیں جو جھیل کی سَیر کے لئے آئے ہوں اور بارش میں بھیگنے کے بغیر واپس چلے گئے ہوں۔ ہم نے اپنے پروگرام کے مطابق جمعہ کی نماز اس جھیل کے کنارے پڑھنی تھی۔ خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے بلند آواز عطا فرمائی تھی اور خوش الحانی بھی۔ چنانچہ اس موقعہ پر انہوں نے نہایت پُرسوز انداز میں جمعہ کی نماز کے لئے اذان کہی۔ مجھے یاد ہے کہ میں نے اُس جگہ پر سورۃ الکوثر پر مختصر خطبہ پڑھا تھا لیکن پھر بھی ہم نماز پوری نہ کر سکے کہ بارش شروع ہو گئی اور ہم نماز کے بعد بھیگتے ہوئے اُس جگہ سے واپس ہوئے۔ کوثر ناگ سے سات چشمے نکلتے ہیں جنہیں "ست دھارا" کہا جاتا ہے۔

ہمارے مرحوم بھائی خواجہ عبدالعزیز صاحب بہت سی اچھی یادیں اپنے پیچھے چھوڑ گئے ہیں۔ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اُنہیں والہانہ محبت تھی۔ جب ہم سفرِ کشمیر سے واپس آئے تو چند امری سیب اور کچھ اخروٹ دعا کی درخواست کے ساتھ میری اہلیہ محترمہ نے قادیان میں حضرت اُم المومنین رضی اللہ عنہا کی خدمت میں پیش کئے۔ انہوں نے امری سیبوں کو دیکھتے ہی فرمایا یہ تو کشمیر کے ہیں۔ میری بیوی نے عرض کیا کہ ہم کشمیر سے آئے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کہ آسنور بھی گئے تھے؟ اور خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار کا باغ اور مکان بھی دیکھا ہے؟ عرض کیا گیا کہ ہم وہاں گئے تھے۔ آپ نے فرمایا مَیں بھی آسنور گئی تھی اور مجھے خواجہ عبدالعزیز صاحب کے باغ اور مکان میں رہنے کا بھی موقعہ ملا ہے۔ آپؓ نے اس خاندان کی تعریف فرمائی تھی۔

قیامِ پاکستان کے بعد خواجہ عبدالعزیز صاحب آخری حصّہ عمر میں ربوہ میں قیام فرما رہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے غیور شیدائی تھے۔ آواز کی بلندی کی وجہ سے بعض دفعہ مجلس میں اُن کی آواز اونچی ہو جاتی تھی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو بھی اُن سے بہت پیار تھا اور اُن کی بات بڑی توجہ سے سُنتے اور اُن کی ضرورت کو پورا فرماتے تھے۔

مرحوم کے پسماندگان میں اُن کی تین بچیوں کے علاوہ کافی نواسے نواسیاں ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور اُن کے پسماندگان کا ہمیشہ حافظ و ناصر ہو۔ اللّٰھم آمین یا ربّ العالمین۔

خاکسار

ابو العطاء جالندھری

نوٹ :- حضرت مولوی صاحبؓ نے اپنی وفات سے چند دن قبل یہ مضمون تحریر کر کے ارسال فرمایا تھا۔ (ادارہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدائی انعامات کا وارث کون ہے؟

زکوٰۃ کی ادائیگی کو اسلام نے ہر صاحبِ نصاب مسلمان کے لئے فریضہ قرار دیا ہے۔ احباب جماعت احمدیہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے دیگر فرائض کی طرح اس فریضہ کی ادائیگی میں بھی ہر دم پیش پیش رہتے ہیں بلکہ مناسب رنگ میں توجہ دلانے سے گزشتہ کچھ مدت سے جماعت کے ایسے احباب بھی جو مسائل کی لاعلمی کی بنا پر اس کارِ خیر میں ابھی تک شریک نہیں ہو سکے تھے وہ بھی زکوٰۃ کی ادائیگی کرنے لگ گئے ہیں۔ الحمد للہ! امراء کرام، صدر صاحبان اور دیگر عہدیداران جماعت نے جماعت کو اس فریضہ کی طرف متوجہ کرنے میں مثالی کام کیا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا ہے:۔

"........ حالانکہ زکوٰۃ کے متعلق اسلامی شریعت میں تو نے شدید احکام پائے جاتے ہیں کہ صحابہؓ کا یہ فیصلہ ہے کہ جو شخص زکوٰۃ ادا نہ کرے وہ مسلمان ہی نہیں رہتا۔"

(تفسیر کبیر جلد ۵ حصہ اول ص ۳۳۹)

اس سے ظاہر ہے کہ زکوٰۃ ادا نہ کرنا خدا تعالیٰ کی انتہائی ناراضگی کا باعث ہے جبکہ اس کی ادائیگی خدائی انعامات کا وارث بنا دیتی ہے لہٰذا عہدیداران جماعت سے التماس ہے کہ اگر ان کے حلقۂ اثر میں اب تک بھی ایسے احباب موجود ہیں جو مسائل کی لاعلمی یا کوتاہی کی بنا پر ادا نہیں کر رہے تو ان کو فوری طور پر متوجہ فرمائیں تاکہ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے عائد فرمودہ فرائض کی ادائیگی کر کے خدائی انعامات کے وارث بنیں۔

(ناظر بیت المال (آمد) ربوہ)

سالانہ مرکزی امتحانات مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ان کی مطلوبہ تعداد کے مطابق مختلف درجات مبتدی، متقدم، مقتصد، سابق، خائق، ناناٹر کے پرچے بھجوا دیئے گئے ہیں۔ قائدین کرام کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ مورخہ ۳ یا ۵ رجون کو جیسے مقامی طور پر سہولت ہو مرکزی امتحانات میں زیادہ سے زیادہ خدام کو شامل کرنے کی پوری سعی فرمائیں تاکہ کوئی خادم ایسا نہ رہے جو اس امتحان میں شریک نہ ہو۔

اگر کسی مجلس کو پرچے نہیں ملے تو وہ فوری طور پر مرکز میں اس امر کی اطلاع دے تاکہ انہیں فوری طور پر پرچے بھجوا دیئے جائیں۔

امید ہے کہ تمام قائدین کرام اس ضمن میں خصوصی تعاون فرمائیں گے۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان

ماہنامہ "انصار اللہ"

ماہنامہ "انصار اللہ" مجلس انصار اللہ مرکزیہ کا ترجمان ہے۔ اس رسالہ نے گزشتہ سولہ سال میں خدا تعالیٰ کے فضل سے تربیت کی ذمہ داری کو بڑے عمدہ رنگ میں پورا کیا ہے۔ قمر الانبیاء حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ عنہ نے اس رسالہ کے متعلق فرمایا کہ:۔

"یہ رسالہ خدا تعالیٰ کے فضل سے بڑی قابلیت کے ساتھ لکھا جاتا اور ترتیب دیا جاتا ہے اس کے اکثر مضامین بہت دلچسپ اور دماغ میں جلا پیدا کرنے اور روح کو روشنی عطا کرنے میں بڑا اثر رکھتے ہیں۔ پس انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔"

اس رسالہ کی قیمت صرف دس روپے سالانہ مقرر ہے۔ مجلس شوریٰ انصار اللہ ۱۳۳۸ ہش / ۱۹۵۹ء کے فیصلہ کے مطابق ہر مجلس اپنی گرانٹ میں سے کم از کم ایک رسالہ ضرور جاری کروائے۔ اس لئے ناظمین اعلیٰ / ناظمین اضلاع اور زعماء اعلیٰ / زعماء کرام اس طرف خصوصی توجہ فرمائیں کہ کوئی مجلس ایسی نہ رہے جہاں پر یہ رسالہ جاری نہ ہو۔

جن خریداران ماہنامہ انصار اللہ کا سالانہ چندہ ختم ہو چکا ہے ان کو یاد دہانی کے خطوط بھجوائے جا رہے ہیں۔ از راہ کرم تعاون فرما کر اپنا اپنا چندہ دفتر میں جلد از جلد بھجوا کر شکریہ کا موقع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(منیجر ماہنامہ "انصار اللہ" ربوہ)

اسلام کی اشاعت کیلئے ایک عظیم الشان تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"وقف کی تحریک اسلام کی اشاعت کے لئے ایک عظیم الشان تحریک ہے اگر وقف کی تحریک مضبوط ہو جائے اور نسلاً بعد نسلٍ ہماری جماعت کے نوجوان خدمتِ دین کے لئے آگے بڑھتے رہیں تو سینکڑوں نہیں ہزاروں سال تک تبلیغ اسلام کا سلسلہ قائم رہ سکتا ہے .... بہر حال یہ تحریک ہے جو میں جماعت میں کرتا ہوں اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بغیر ہم اسلام کی اشاعت میں کبھی کامیاب نہیں ہو سکتے۔ آخر اپنے دلوں میں سوچو اور غور کرو کہ اگر وقف کا سلسلہ جاری نہ رہے تو تمہارا یہ دعویٰ کہ اسلام دنیا پر غالب آ جائیگا۔ کس طرح سچا سمجھا جا سکتا ہے؟"

(الفضل ۱۴ر اکتوبر ۱۹۵۵ء)

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

قائدین مقامی و اضلاع توجہ فرمائیں

قائدین مقامی / ضلع خدام الاحمدیہ عشرہ وصولی یکم احسان (جون) تا ۱۰ احسان (جون) کامیاب طور پر منائے جانے کی پوری پوری کوشش فرمائیں اور اپنی کوششوں کی رپورٹ مرکز میں ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ!

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

شکریہ احباب و درخواستِ دعا

میرے والد محترم مولوی محمد حسین صاحب کاہلوں فاضل استاذ طبیہ کالج ربوہ کارنیکل کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں۔ فضلِ عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج رہے ہیں۔ احباب جماعت کی دعاؤں کی وجہ سے پہلے سے کافی افاقہ ہے۔ آپ ان سب کرم فرماؤں کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ احباب ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

(محمد وسیم مبشر کاہلوں۔ دار الصدر غربی ربوہ)

درخواست ہائے دعا

(۱) محترمہ نرگس سلطانہ صاحبہ لاہور لکھتی ہیں کہ وہ مختلف قسم کی پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ تعلیم احمدی ہائی اور بہنیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی جملہ پریشانیوں کو دور فرمائے۔

(۲) مکرم عبد الغفور صاحب ڈرائیور بشیر آباد (سندھ) کی اہلیہ محترمہ ایک ماہ سے بیمار ہیں اور لیاقت میڈیکل کالج ہسپتال جامشورو میں زیر علاج ہیں۔

(۳) مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر مربی سلسلہ کی دادی امان جنی گوٹھ ضلع بہاولپور میں کافی دنوں سے عارضہ کمر درد و بخار بیمار ہیں۔ اٹھنے بیٹھنے میں دقت محسوس ہوتی ہے۔

(۴) مکرم ملک داؤد احمد صاحب بلیک برن انگلینڈ کی اہلیہ محترمہ عرصہ سے بلڈ شوگر کی وجہ سے مسلسل بیمار چلی آ رہی ہیں۔

(۵) مکرم محمود احمد صاحب سنوری کوئٹہ کی اہلیہ محترمہ بیمار ہیں اور علاج کی غرض سے انگلستان تشریف لے گئی ہیں۔

(۶) جماعت احمدیہ لیہ پور کے ایک مخلص دوست مکرم رانا حبیب اللہ خان ایڈووکیٹ عارضہ بسن سٹروک بیمار ہیں۔

(۷) مکرم رشید احمد صاحب بھٹی سٹلائیٹ ٹاؤن راولپنڈی کے والد محترم قاضی بشیر احمد صاحب بھٹی کا ۲۱ر مئی کو سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں ہرنیا کا آپریشن ہوا ہے۔

(۸) مکرم میجر محمد امجد صاحب بہاولپور کا بیٹا ۳ دن سے بیمار ہے۔

قارئین الفضل سے مریضوں کی کامل و عاجل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

دانتوں کی حفاظت کا رسالہ
۲۰ پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھجوا کر منگوا لیجئے!
کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ (ڈاکٹر راجہ یوسف)
ربوہ۔ فون ۶۰۶ / ۶۰۷

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کی المناک رحلت پر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی قرار دادِ تعزیت

۲۵ مئی ۱۹۷۷ء کو دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ میں حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی کی الم ناک رحلت پر ایک خصوصی اجلاس منعقد ہوا جس میں مندرجہ ذیل قرارداد متفقہ طور پر منظور کی گئی:۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لختِ جگر حضرت مصلح موعود رضی کی نہایت پیاری ہمشیرہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی بزرگ اور شفیق پھوپھی اور خوش دامن حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ لمبی علالت کے بعد ۲۲ اور ۲۳ مئی کی درمیانی شب دنیائے احمدیت کے ہزاروں ہزار دلوں کو غمگین چھوڑ کر مشیتِ ایزدی کے تحت محبوبِ حقیقی سے جا ملیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

بلانے والا ہے سب سے پیارا
سی پہ اے دل تو جاں فدا کر

آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مبشر اولادیں سے تھیں۔ آپ کا وجود احمدیت کی صداقت کا ایک روشن نشان تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے نہ صرف یہ کہ آپ کو عزّت کا لقب "نواب مبارکہ بیگم" عطا فرمایا بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات میں آپکی خوش بختی اور فارغ البالی کے واضح ارشادات ملتے ہیں۔ آپ کو حضرت مہدی علیہ السلام سے براہِ راست حُسنِ اخلاق اور روحانی مائدہ کا حصّہ وافر ملا۔ نیز حضرت امّاں جان رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی تربیت نے آپ کی شخصیت کے مختلف پہلوؤں کو سنوارا اور نکھارا۔ یوں آپ کی ذات مجسم برکت ہو گئی۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو زبردست قوتِ حافظہ ودیعت کی تھی۔ یہی وجہ تھی کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پاک ومطہّر زندگی کے بعض چھوٹے چھوٹے واقعات کو ذہن نشین کیا اور اس امانت کو وقتاً فوقتاً من وعن ذکرِ حبیبؑ کی صورت میں جماعت کے سپرد کیا حالانکہ حضورؑ کی وفات کے وقت حضرت سیدہ موصوفہؓ کی عمر ۱۱-۱۲ سال سے زیادہ نہ تھی۔ ذکرِ حبیب میں آپ کے ارشادات تمام جماعتِ احمدیہ اور خصوصاً احمدی مستورات کے لئے مشعلِ راہ رہیں گے۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وصال پر آپ نے اپنے ایک پُر درد پیغام میں جماعت کو صبر اور دعاؤں سے کام لینے کی جس پُر اثر انداز میں تلقین فرمائی وہ احبابِ جماعت کے لئے غم واندوہ کی ناقابلِ بیان حالت میں خاص تسکین کا موجب ہوا۔ اِس روح پرور پیغام نے زخمی دلوں پر وہی اثر کیا جو زخم پر مرہم کرتا ہے۔ آپ کا یہ پیغام تاریخِ احمدیت میں ہمیشہ زندہ وتابندہ رہے گا۔ علم وادب میں بھی آپ کا مقام بہت بلند تھا۔ آپ کی پاکیزہ تحریر نظم ونثر دونوں سلیس، شستہ، دلنشیں اور اثر انگیز تھی۔ یہ وصف بھی سلطان القلم ہی کا ورثہ تھا۔

آپ تمام جماعتِ احمدیہ کے لئے نہایت ہی محبّت کرنے والی ماں تھیں۔ سب کی تکالیف سُنتی تھیں اور سب کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرنا قیمتی مشورے دینا آپ کا محبوب مشغلہ تھا۔ جس وقت تک ممکن تھا آپ تمام دعائیہ خطوط کے جواب لکھواتی تھیں۔ غرض آپ مجسم شفقت ومحبّت تھیں۔ ہم تمام ممبرات صبر کا دامن تھام کر اپنے محبوب اور آقا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک الفاظ کا سہارا لے کر وہی کہتی ہیں جو آنحضورؐ نے فرمایا تھا

اَلْعَیْنُ تَدْمَعُ وَ الْقَلْبُ یَحْزَنُ وَ لَا نَقُوْلُ اِلَّا مَا یَرْضٰی بِہٖ رَبُّنَا

اِس صدمۂ عظیم میں تمام ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ مرکزیہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا۔ حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا العالی۔ حضرت بو زینب صاحبہ بیگم حضرت مرزا شریف احمد صاحبؓ۔ محترمہ سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ سلمہا۔ محترمہ سیدہ آصفہ مسعودہ صاحبہ سلمہا۔ محترم نواب محمد احمد خان صاحب۔ محترم نواب مسعود احمد خان صاحب اور تمام دیگر افرادِ خاندان سے اظہارِ تعزیت کرتی ہیں اور دردِ دل سے دعا کرتی ہیں کہ ربِّ رحیم حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ رضی اللہ عنہا کو اپنے دامنِ رحمت میں لے کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قُرب میں جگہ دے اور درجات بلند فرماتا رہے۔ نیز ان کے وجود سے جو برکات وابستہ تھیں وہ خاندان مسیح موعودؑ اور آپکی جماعت میں قائم دائم رکھے۔ اللّٰھم آمین

غمگین ومحزون ممبرات مجلسِ عاملہ لجنہ مرکزیہ ربوہ

محترمہ خالدہ آمنہ صاحبہ اہلیہ مکرم شاہد احمد صاحب آف اسلام آباد کی وفات

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ مکرم شاہد احمد صاحب آف اسلام آباد (ابن محترم چوہدری علی محمد صاحب سرور بی۔اے، بی ٹی ربوہ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی اہلیہ محترمہ خالدہ آمنہ صاحبہ بی۔اے لمبا عرصہ بیمار رہنے کے بعد اور ہر ممکن علاج کرانے کے باوجود ۲۵ مئی ۱۹۷۷ء کو ساڑھے چار بجے شام گورنمنٹ سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں بعمر ۳۲ سال وفات پا گئیں۔ انّا للہ وانّا الیہ راجعون۔

اگلے روز جنازہ بذریعہ ویگن ربوہ لایا گیا بعد نماز عصر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد پر محترم مولانا عبد المالک خان صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد موصیہ ہونے کی وجہ سے مقبرہ بہشتی ربوہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے دعا کرائی۔

مرحومہ بہت نیک، پابند صلوٰۃ۔ دیندار، مہمان نواز اور اعلیٰ اخلاق کی مالک تھیں محترم قاضی عطاء اللہ صاحب بھٹی مرحوم آف لاہور کی بیٹی اور مکرم خالد ہدایت بھٹی صاحب آف نیشنل بنک لاہور کی ہمشیرہ تھیں۔ دو بچے کامران احمد (عمر ۱۰ سال) وامۃ الحی (عمر ۷½ سال) اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔

احبابِ جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنّت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور مرحومہ کے خاوند ضعیف العمر والدہ، بچوں اور دیگر تمام لواحقین کو صبرِ جمیل کی توفیق بخشے اور خود ان کا حافظ وناصر اور کفیل ہو۔ آمین

ضروری اعلان

نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ کی وہ طالبات جنہوں نے ۱۹۶۰ء تا ۱۹۷۴ء ڈپلومہ کا امتحان پاس کیا ہو ۱۰ جون سے پہلے پہلے نصرت انڈسٹریل سکول سے اپنی اسناد وصول کر لیں بصورتِ دیگر تمام اسناد بورڈ کو واپس کر دی جائیں گی۔

(ہیڈ مسٹریس نصرت انڈسٹریل سکول ربوہ)

فوری ضرورت ہے

(۱) ہر ضلعی صدر مقام پر سیلز ایجنٹوں کی۔ فی الحال ابتدائی مشاہرہ دورانِ تربیت
- میٹرک پاس کے لئے -/۲۰ یومیہ
- گریجوایٹس کے لئے -/۲۵ یومیہ
- سابقہ تجربہ کی صورت میں -/۳۰ یومیہ

(۲) ہومیوپیتھک ڈسپنسر ربوہ میں -/۱۱ یومیہ

(۳) ڈسپیچ کلرک ربوہ میں -/۸ یومیہ

تین ماہ تک تسلی بخش کارکردگی پر استقلال وترقی کے حقدار ہوں گے۔

درخواستیں اپنے صدر یا امیر صاحب کی تصدیق کے ساتھ مع نقول سندات بھیجیں۔

منیجر کمیوریٹو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
ہیڈ آفس ربوہ فون ۶۰۷/۶۰۶

ضرورت

دواخانہ میں کام کے لئے ایک ملازم کی ضرورت ہے۔

منیجر ناصر دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴